## سوال

(171) ملازمت کی جگہ پر نماز قصر جائز نہیں؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

باً ۱۲۰ کلومیٹر کے فاصلے پر نوکری کرتا ہوں، نوکری والی جگہ پر ہاسٹل میں ایک کمرہ کرائے پر حاصل کیا ہوا ہے۔ ہر ہفتہ میں پانچ دن قیام ہوتا ہے۔ اس دوران کھانا وغیرہ ہوٹل سے ہی کھانا پڑتا ہے، البتہ کمرہ میں بستر وغیرہ مستقل ہی رہتا ہے۔ ایسے میں مجھے نماز قصر پڑھنی چاہیے یا مکمل نماز؟ اس کی علاوہ یہ صور

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، اَما بعد!

لہ مستقل ملازمت کرتے ہیں، لہٰذا آپ کا اپنے دفتر یا ہوسٹل میں پانچ دن قیام عارضی قیام کے حکم میں نہیں بلکہ یہ مستقل رہائشی قیام ہے، لہٰذا آپ اس قیام کے دوران مکمل نماز پڑھا کریں۔ آپ کے لئے قصر نماز جائز نہیں، علاوہ ازیں قصر فرض نہیں بلکہ افضل ہے، لہٰذا احوط اور اسلم یہی ہے کہ آپ پوری

ہوسٹل میں جانے نہ جانے سے آپ کے حق میں سفر اور اقامت کے احکام میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ آپ اس لئے مقیم کے حکم میں ہیں کہ آپ یہاں مستقل ملازمت کر رہے ہیں ہوسٹل کا کمرہ آپ کی اقامت میں تبدیلی کا موجب نہیں۔ لہٰذا اس صورت میں بھی آپ جب تک دفتر میں ہوں گے تو آپ کو مکمل

آپ اپنے سسرال کے ہاں قیام کے دوران قصر نماز پڑھ سکتے ہیں بشرطیکہ یہ قیام تین دن سے زیادہ نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

اٰن مجید میں ہے :

ٍّ الصَّلَاۃَ کَانَتۡ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ کِتٰبًا مَّوۡقُوۡتًا ۱۰۳: النساء

ان پر نماز وقت کی پابندی کے ساتھ فرض کی گئی ہے۔''

صحیح نماز وہ ہے جو اول وقت میں ادا کی جائے۔ آخر وقت میں ایک ذمہ داری ادا ہوگی، اللہ کی رضامندی حاصل نہ ہوگی۔ اسی طرح کسی عذر کے بغیر جمع بین الصلوٰتین درست نہیں۔ ابو عالیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

جَمۡعُ الصَّلَاتَیۡنِ مِنۡ غَیۡرِ عُذۡرٍ مِّنَ الۡکَبَائِرِ (ھُوَ مُرۡسَلٌ) اَبُو الۡعَالِیَۃِ لَم ۔ یَسۡمَعۡ مِنۡ عُمَرَ۔ (بیھقی باب ان الجمع من غیر عذر من الکبائر ج۳ ص ۱۶۹)

بلا عذر دو نمازیں جمع کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

اس مسئلہ کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع حدیث بھی مروی ہے، مگر وہ حدیث حنش راوی کی وجہ ضعیف ہے۔ (سنن کبری بیھقی : ج۳ ص ۱۶۹)

ریم :

دوسری نماز کو پہلی نماز کے ساتھ پڑھنا جیسے عصر کی نماز ظہر کی نماز کے ساتھ اور عشاء کی نماز مغرب کے وقت پڑھے۔

خیر :

پہلی نماز کو دوسری نماز کے وقت میں پڑھنا جیسے ظہر کو عصر کے ساتھ اور مغرب کو عشاء کے ساتھ جمع کر کے پڑھے۔

ی :

و اس کے اپنے آخری وقت میں اور دوسری کو اس کے اولین وقت میں پڑھے۔ اس کو ''جمع صوری'' کہتے ہیں۔

؛ بین الصلوٰتین کی ان تینوں صورتوں کا ذکر احادیث میں موجود ہے :

ن فی 233 ج۳ ص ۱۶۳)

عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ زوال کے بعد سفر شروع فرماتے تو عصر کو ظہر کے ساتھ جمع فرماتے اگر زوال سے پہلے سفر شروع فرماتے تو ظہر کو عصر کے ساتھ جمع فرماتے۔ اگر غروب شمس کے بعد سفر فرماتے تو عشاء کو مغرب کے ساتھ اسی وقت ادا فرماتے اور جب غروب

اس حدیث میں جمع تقدیم اور جمع تاخیر دونوں کا ذکر ہے۔

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ صَلَّی بِالۡمَدِیۡنَۃِ سَبۡعًا وَثَمَانِیًا : الظُّھۡرَ وَالۡعَصۡرَ وَالۡمَغۡرِبَ وَالۡعِشَاءَ"، قَالَ اَیُّوۡبُ : لَعَلَّہٗ فِیۡ لَیۡلَۃٍ مَطِیۡرَۃٍ، (صحیح البخاری : باب تاخیر الظہر الی العصر۔ ج ا ص ۷۷)

ی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں سات اور آٹھ رکعات اکٹھی ادا فرمائیں، یعنی ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء۔ ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں غالباً اس رات بارش تھی۔''

اس حدیث میں جمع صوری کا ذکر ہے۔

ت :

واتب، نماز تہجد اور دیگر نوافل اگر کوئی پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے، تاہم فجر کی سنتیں اور نماز وتر کا ترک جائز نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :

رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَدَعُهُمَا سِرًّا وَلاَ عَلاَنِيَةً : رَكْعَتَانِ قَبْلَ صَلاَةِ الصُّبْحِ، وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ العَصْرِ۔ ( صحیح البخاری : بَابٌ : مَا يُصَلَّى بَعْدَ العَصْرِ مِنَ الفَوَائِتِ ج ۱ ص ۸۳)

ﷲ ﷺ دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑتے تھے نہ پوشیدہ اور نہ ظاہر میں دو رکعتیں فجر کی فرضوں سے پہلے اور دو رکعتیں عصر کی نماز کے بعد۔''

ضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

قال كان النبی ﷺ كَانَ يُوتِرُ عَلَى البعير۔ (بخاری : باب الوتر فی السفر ج ۱ ص ۱۳۶)

کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں نفل نماز سواری پر پڑھ لیتے تھے اور وتر نماز اونٹ پر پڑھ لیتے تھے۔ ان دونوں احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا کہ سفر میں فجر کی سنتیں اور وتر پڑھنے ضروری ہیں۔ ان دونوں کا ترک سفر و حضر میں جائز نہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص522

محدث فتویٰ